اخبار Sydsvenskan کے نمائندہ کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا انٹرویو

بعد ازاں ساؤتھ میں سب سے بڑے اخبار Sydsvenskan کے نمائندہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لیا۔ موصوف نے انٹرویو کے آغاز میں کہا کہ انہیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مل کر بہت خوشی ہوئی ہے جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کا شکریہ ادا کیا۔

❁......اس کے بعد موصوف نے پوچھا کہ مالمو میں بننے والی اس نئی مسجد کے متعلق آپ کیا کہنا چاہیں گے؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب میں پہلی مرتبہ یہاں مالمو میں آیا تو یہاں زرعی زمین ہوتی تھی لیکن اس دفعہ جب میں آیا تو اسی زرعی زمین پر ایک نہایت خوبصورت عمارت تعمیر ہو چکی تھی۔ اور مسجد وہ جگہ ہے جہاں ہم اپنے خالقِ حقیقی کی عبادت کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ پس اگر آپ کا مذہب کے ساتھ لگاؤ ہے تو آپ یہ دیکھ کر جذباتی ہو جاتے ہیں کہ آپ کے پاس ایک ایسی جگہ ہے جہاں آپ کی جماعت کے لوگ اور مسلمان جمع ہو کر اپنی عبادات بجا لا سکتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے حضور جھک سکتے ہیں۔

❁......اس کے بعد اس نمائندہ نے سوال کیا کہ آپ کے لئے اور جماعت احمدیہ کے لئے مالمو میں مسجد بنانا اتنا ضروری کیوں تھا؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ **العزیز نے فرمایا:** جہاں بھی ہماری جماعت ہے ہم وہاں اپنی مساجد تعمیر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ بات نہیں ہے کہ ہم نے صرف مالمو میں کوئی خاص مقاصد لے کر مسجد تعمیر کی ہے بلکہ یہاں کافی احمدی رہتے ہیں اور انہوں نے کہا کہ ہم مالمو میں اپنی مسجد تعمیر کرنا چاہتے ہیں اور انہوں نے مسجد تعمیر کر لی۔ جرمنی میں بھی آپ دیکھیں گے کہ بڑے شہروں میں نہیں بلکہ چھوٹے چھوٹے قصبوں میں جن کی آبادی شاید بیس پچیس ہزار کی ہو اور وہاں احمدی رہ رہے ہیں وہ بھی وہاں مساجد تعمیر کر رہے ہیں۔ پس جہاں ہماری کمیونٹی ہے وہاں کوشش ہوتی ہے کہ ہماری عبادت کے لئے ایک جگہ بھی ہو۔ بالکل ایسے ہی جیسے ماضی میں جہاں بھی عیسائی ہوتے وہاں وہ چرچ تعمیر کر لیتے تھے۔

اس پر نمائندہ نے کہا کہ ابھی بھی تعمیر کرتے ہیں۔ جس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بسا اوقات ابھی بھی کرتے ہیں۔ زیادہ تر افریقہ میں کرتے ہیں اور یورپ کو تو بھول ہی چکے ہیں۔

❁......نمائندہ نے پوچھا کہ آپ کے مذہب اور دیگر مسلمانوں میں کیا بڑا فرق ہے؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ **العزیز نے فرمایا:** ہمارا کوئی نیا مذہب نہیں ہے یا ہمارا مذہب اسلام سے کوئی مختلف نہیں ہے۔ ہم بھی اسلام کے اسی نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتے ہیں اور اسی کتاب قرآن کریم پر ایمان رکھتے ہیں جس پر دوسرے مسلمان۔ فرق یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ آخری زمانہ میں مسلمان حقیقی اسلامی تعلیمات کو بھلا دیں گے اور اس وقت ایک شخص ظاہر ہوگا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض علامتیں بھی بیان فرمائیں کہ جب وہ شخص ظاہر ہوگا اور دعویٰ کرے گا تو تم اس کو ان نشانیوں پر پرکھ لینا۔ اور یہ علامتیں بہت سی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ہم یقین رکھتے ہیں کہ وہ شخص ظاہر ہو چکا ہے۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو علامتیں بیان فرمائیں ان کے مطابق آخری زمانہ میں میڈیا بہت زیادہ اہمیت کا حامل بن جائے گا، نقل و حمل کے ذرائع کی کثرت ہوگی اور بعض آسمانی نشان ظاہر ہوں گے جیسا کہ سورج اور چاند کو معیّنہ وقت پر گرہن لگنا وغیرہ ہیں۔ پس ہم یقین رکھتے ہیں کہ یہ نشانات پورے ہو چکے ہیں اور وہ شخص ظاہر ہو چکا ہے۔ جبکہ دیگر مسلمانوں کا کہنا ہے کہ جس مسیح نے آنا تھا اُس نے آسمان سے نازل ہونا ہے۔ جبکہ ہمارا عقیدہ ہے کہ ہر انسان اس دنیا میں کچھ وقت گزارنے کے بعد وفات پا جاتا ہے اور ہمارے عقیدے کے مطابق کوئی بھی وفات یافتہ شخص دوبارہ نہیں آ سکتا۔ پس جس شخص کے متعلق رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی وہ وہ مسیح ناصری نہیں تھا بلکہ اس مسیح کی خصوصیات کا حامل ایک شخص تھا۔ پس ہمارا ایمان ہے کہ وہ شخص آ چکا ہے۔ آپ کہہ سکتے ہیں ہمارے اور دیگر مسلمانوں کے بیچ سب سے بڑا اختلاف یہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس اختلاف کے باوجود جن مسلمانوں کو احساس ہو رہا ہے حق کیا ہے وہ ہمارے ساتھ شامل ہوتے جا رہے ہیں۔ 127 سال قبل 1889ء میں جس شخص نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا وہ اکیلا شخص تھا اور اس نے انڈیا میں پنجاب کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں دعویٰ کیا اور اس کے دعویٰ کے 127 سال بعد اب اس شخص کی جماعت تقریباً 207 ممالک تک جا پہنچی ہے۔ جب اس کی وفات ہوئی تو اس وقت بھی احمدیوں کی تعداد چار لاکھ کے قریب پہنچ چکی تھی۔ اور اُس کے وقت مواصلاتی ذرائع اور سہولیات اس طرح نہیں تھیں جس طرح کہ اب ہیں۔ اُس وقت جو لوگ ہماری کمیونٹی میں شامل ہوئے وہ زیادہ تر مسلمان ہی تھے۔ گو کہ مسلمان مُلّاں بڑا شور مچاتے ہیں اور بعض ممالک میں ہم پر ظلم ہو رہے ہیں اور ہمارے خلاف قوانین بنائے گئے ہیں لیکن اس کے باوجود بھی مسلمان اور دیگر مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگ ہماری جماعت میں شامل ہو رہے ہیں۔

❁......نمائندہ نے کہا کہ آپ پر پاکستان میں پابندیاں ہیں۔ جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بالکل درست بات ہے۔ ہم پاکستان میں اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہہ سکتے۔ آئین کہتا ہے کہ احمدی قانونی طور پر غیر مسلم ہیں۔

❁......نمائندہ نے اگلا سوال کیا کہ پاکستان میں احمدیوں کو خطرہ کیوں سمجھا جاتا ہے؟ یا پاکستان کو احمدیوں سے کیا خطرہ ہے کہ وہاں احمدیوں کے خلاف قانون بنایا گیا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم تو پاکستان کے لئے کوئی خطرہ نہیں ہیں۔ پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ احمدی تھے۔ ایک بڑی تعداد میں پاکستانی افواج میں احمدی فوجیوں نے پاکستان کی خاطر دشمنوں کے ساتھ لڑائی کی اور جان کی قربانی دی۔ انہیں اس وقت کی حکومت کی طرف سے تمغوں سے نوازا گیا۔ بلکہ ابھی حال ہی میں گزشتہ مہینہ ایک احمدی فوجی جو پاکستانی حکومت کے لئے لڑ رہے تھے شدّت پسندوں کے ہاتھوں شہید ہوئے اور ان کی تدفین ربوہ میں عمل میں آئی جہاں اکثریت احمدیوں کی ہے۔ اور حکومت کی طرف سے پورے اعزاز کے ساتھ انہیں دفن کیا گیا۔ پس اگر ہم کچھ غلط کر رہے ہیں تو پھر ہم پاکستان کے لئے جانیں کیوں قربان کرتے ہیں اور پاکستان کی خدمت کیوں کرتے ہیں؟ پاکستان کا پہلا نوبل انعام یافتہ ایک احمدی ہی تھا جس کو ضیاء الحق نے ازخود پاکستانی تسلیم کیا اور دوسری طرف ضیاء الحق ہی تھا جس نے احمدیوں کے خلاف مزید قوانین نافذ کئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس جب کہیں ان کا مفاد ہوتا ہے تو وہ ہمیں قانون پر عمل کرنے والے اور وفادار پاکستانی بھی سمجھتے ہیں۔ پس وہ یہ سب گھٹیا سیاسی مفاد کی خاطر کرتے ہیں جس کی ابتدا 1974ء میں اس وقت کے پاکستانی وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو نے کی اور اس کے بعد اس میں اضافہ مارشل لاء کے تحت ضیاء الحق نے کیا۔ پس یہ یا تو سیاسی مفاد کی خاطر یا پھر مُلّاؤں کو خوش کرنے کے لئے اور ان کو ٹھنڈا کرنے کے لئے ہوتا رہا ہے۔

❁......اس کے بعد نمائندہ نے کہا کہ میں نے دیکھا ہے کہ آپ تیسری عالمی جنگ کے بارہ میں آگاہ کرنے کے لئے دنیا بھر کا سفر کرتے ہیں اور مختلف رہنماؤں سے ملتے ہیں اور انہیں خطوط لکھتے ہیں۔ اس کے بارہ میں کچھ بتائیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ درست ہے کہ میں دنیا بھر کا سفر کرتا ہوں۔ لیکن ان سفروں کا مقصد رہنماؤں کو ملنا نہیں ہوتا بلکہ میں تو اپنی جماعت کے لوگوں سے ملنے کے لئے سفر کرتا ہوں جن سے میں پیار کرتا ہوں اور جو مجھ سے پیار کرتے ہیں۔ اور ان سفروں کے دوران اگر مقامی جماعتوں کی انتظامیہ وہاں کے سیاستدانوں اور رہنماؤں کے ساتھ میٹنگز کا انتظام کرتی ہے یا مختلف سیاستدانوں سے ملاقات کرنے کا موقع ملتا ہے تو میں پھر ان سے بھی مل لیتا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میرے لئے سب سے اہم چیز دنیا کا امن ہے جس کے متعلق میں ایک عرصہ سے بات کر رہا ہوں۔ اور یہی وجہ ہے کہ میں نے دنیا کے مختلف ممالک کے سربراہوں کو بشمول امریکہ، برطانیہ، چین، روس، سعودی عرب، ایران اور حتی کہ پوپ کو خطوط لکھے ہیں۔ تا کہ ہم سب باہم متحد ہو کر دنیا میں امن کے قیام کے لئے کوشش کریں۔

❁......نمائندہ نے پوچھا کہ کیا آپ کے پاس کوئی حل ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کا حل جو میں ہر مرتبہ بتاتا ہوں یہی ہے کہ اپنے خالقِ حقیقی کو پہچانیں اور ایک دوسرے کی عزت و احترام کریں۔ جماعت احمدیہ کے بانی نے بھی یہی فرمایا ہے کہ میرے آنے کے دو مقاصد ہیں۔ ایک تو بنی نوع انسان کو اس کے خالق کے قریب لانا اور دوسرا بنی نوع انسان کو حقوق العباد کی طرف متوجہ کرنا۔ جاپان میں ایک بدھ مت کے پادری نے مجھ سے پوچھا تھا کہ امن کی تعریف کیا ہے؟ تو میں نے ان کو یہی جواب دیا تھا کہ اپنے حقوق کا مطالبہ کرنے کی بجائے دوسروں کے حقوق ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اگر ہر ایک اسی طریق پر عمل پیرا ہو جائے تو خود ہی امن قائم ہو جائے گا۔ دوسرے کا حق مارنے کی بجائے اس کا حق ادا کرو۔ اسی طریق پر ہم امن کا قیام کر سکیں گے۔

❁......نمائندہ نے پوچھا کہ آپ نے مختلف رہنماؤں کو جو خطوط لکھے ہیں ان کا کیا جواب ملا؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مجھے صرف کینیڈا اور یوکے کے وزرائے اعظم کی طرف سے جواب موصول ہوا۔ اور انہوں نے لکھا کہ ہم دنیا میں امن کے قیام کیلئے کوششیں کر رہے ہیں اور اپنے نیوکلیئر ہتھیاروں میں کمی

ہورہے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کی کئی وجوہات ہیں۔ایک وجہ جو میں بالعموم بتاتا ہوں وہ معاشی ہے اور اس کو اب بہت سے سیاسی لیڈرز اور تجزیہ کار تسلیم بھی کررہے ہیں۔2008ء میں آنے والے معاشی بحران کے نتیجہ میں نوجوان نسل کے اندر محرومی میں بہت اضافہ ہوا ہے۔بہت سوں کی نوکریاں چلی گئیں۔ صرف یوکے میں ہی لاکھوں کی تعداد میں لوگ اپنی نوکریوں سے ہاتھ دھو بیٹھے۔اگر اس حوالہ سے کوئی بہتری ہو بھی رہی ہے تو اس بہتری کا فائدہ نوجوان نسل کو نہ ہونے کے برابر ہے۔جو تجربہ کار ہیں ان کو تو نوکریاں مل جاتی ہیں جبکہ نوجوان ویسے ہی رہتے ہیں۔اور ISIS ان لوگوں کو پانچ، چھ یا دس ہزار ڈالرز ماہانہ کا لالچ دے کر اپنی طرف کھینچ رہی ہے۔ایک شخص جس کو سو ڈالر ماہانہ مل رہا ہو جب اسے ہزاروں ڈالرز ملیں تو آپ خود ہی اندازہ لگالیں۔تو اس کی ایک وجہ یہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کے علاوہ بھی کئی پُرکشش چیزیں ہیں۔مثلاً اگر آپ لڑتے ہوئے مارے جاتے ہیں تو آپ کو جنت ملے گی وغیرہ وغیرہ۔لیکن یہ اسلامی تعلیمات نہیں ہیں۔ یہ لوگ انہیں قرآن کریم کی غلط تفاسیر بتا کر شدت پسند بنا رہے ہے،انہیں اپنے زیرِ اثر کررہے ہیں اور خودساختہ تعلیمات پر عمل کروا رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: نوجوانوں کی ایک تعداد ایسی بھی ہے جو ISIS سے بچ کر نکل آئے ہیں۔اور یہ نوجوان بتاتے ہیں کہ جب ہم وہاں گئے تھے تو بہت اچھے ارادوں کے ساتھ گئے تھے کہ ہم اسلام کے بارہ میں سیکھیں گے اور اسلام کی خدمت کریں گے۔لیکن انہوں نے وہاں ظلم اور سفاکی کے علاوہ کچھ نہیں دیکھا۔پس اگر ان نوجوانوں کو radicalise کیا جارہا ہے تو حکومتوں کو بھی چاہئے کہ وہ ٹھوس اقدامات کریں اور دیکھیں کہ انہیں کیوں radicalise کیا جارہا ہے اور اس کی کیا وجوہات ہیں؟ اب تو سیاسی تجزیہ کار اور بعض صحافی جو وہاں گئے ہیں وہ بتا رہے ہیں کہ اگر یہ یہ اقدامات کرلئے جائیں تو نوجوان نسل کو واپس لایا جاسکتا ہے۔پس جیسا کہ میں نے کہا کہ جو ISIS کررہی ہے وہ اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ بھی کہا جارہا ہے کہ نوجوانوں میں جنہوں نے سب سے زیادہ ظلم وستم ڈھائے ہیں ان کا تعلق افریقہ، ایشیا یا دنیا کے کسی اور حصّہ سے آئے ہوئے باشندوں سے نہیں بلکہ مقامی یورپ کے باشندوں سے تھا۔پس ہمیں دیکھنا ہوگا کہ ایسا کیوں ہورہا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دوسری طرف آپ یہ بھی دیکھیں گے کہ احمدی نوجوان ان شدت پسندوں کے ہاتھوں radicalise نہیں ہورہے۔ کیونکہ ہماری تعلیمات ہی اصل اسلامی تعلیمات ہیں۔ہم انہیں بچپن سے ہی بتاتے ہیں کہ اصل اسلام کیا ہے۔

❁......نمائندہ نے کہا کہ **اب سویڈن میں یہ قانون بنایا گیا ہے کہ ISIS میں جاکر شامل ہونا غیر قانونی ہے۔یعنی جو لوگ ISIS چھوڑ کر واپس بھی آنا چاہیں گے ان کے لئے راستہ بند ہے۔تو کیا ایسے نوجوانوں کو معاف کردینا چاہئے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر کوئی وہاں برے ارادے کے ساتھ گیا تھا تو اسے قانون کا سامنا کرنا ہوگا۔اور یہ قانون اور عدالت کا کام ہے کہ وہ دیکھے کہ وہ وہاں کس ارادے کے ساتھ گیا تھا اور کیا اس کو اپنی اصلاح کا ایک موقع ملنا چاہئے یا اسے سزا ملنی چاہئے۔

❁......اس کے بعد نمائندہ نے سوال کرتے ہوئے کہا کہ **یہاں سویڈن میں عورتوں کے ساتھ ہاتھ ملانے پر بحث چل رہی ہے اور بعض کے نزدیک اگر آپ عورتوں کے ساتھ ہاتھ نہیں ملاتے تو اس کا مطلب ہے کہ آپ ان کی عزت اور احترام نہیں کرتے۔**اس حوالہ سے آپ کا کیا نظریہ ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر میں عورت کے ساتھ ہاتھ نہیں ملاتا تو آپ کو کیا پتہ کہ میرے دل میں کیا ہے؟ اگر میں عورت کے ساتھ ہاتھ نہیں ملاتا تو میں اپنی مذہبی تعلیمات اور روایات کی بنا پر ایسا کرتا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ بہت معمولی سی بات ہے جس کو بہت بڑا مسئلہ بنادیا گیا ہے۔ مجھے نہیں سمجھ آتی کہ اگر ایک مرد عورت کے ساتھ ہاتھ نہیں ملاتا تو کیا اس سے ملک کی ترقی میں رکاوٹ آجاتی ہے؟ یا یہ عمل ملکی ترقی کے لئے بہتر ثابت ہوتا ہے؟ ان معاملات کا تعلق تو اپنی ذات سے ہے۔سیاستدان اور سیاسی رہنما ان باتوں میں کیوں الجھ رہے ہیں؟ ہزاروں ایسے معاملات ہیں جو اس کی نسبت زیادہ سنگین ہیں۔ ہزاروں لوگ بھوکے مر رہے ہیں حتیٰ کہ یہاں سویڈن میں بھی ایک اچھی خاصی تعداد ان لوگوں کی ہے جو غربت کے کم ترین معیار سے بھی نیچے ہیں۔آپ ان بھوکوں کو کھانا کھلانے کے بارہ میں کیوں نہیں پریشان ہوتے؟ آپ ایسے لوگوں کے لئے ملازمتو ں کے مواقع کیوں نہیں مہیا کرتے؟ عورتوں سے ہاتھ ملانا کوئی بڑا مسئلہ نہیں ہے۔ اصل مسائل تو یہ ہیں۔ان کے بارہ میں debate کیوں نہیں ہورہی؟ لوگ dustbins سے خوراک کیوں تلاش کرتے پھر رہے ہیں؟

❁...... **اخباری نمائندہ نے سوال کیا کہ کیا آپ عورت سے ہاتھ ملائیں گے یا نہیں؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتا۔ کیونکہ میں ایک مذہبی رہنما ہوں۔اور میں اپنی مذہبی تعلیمات اور روایات کی پیروی کرتا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دنیا میں بہت سے قبائل اور مذاہب ہیں جن کے اپنے طور طریق ہیں اور وہ ہاتھ نہیں ملاتے۔ ہندوؤں کا اپنا طریقہ ہے وہ ہاتھ جوڑ کر نمستے کردیتے ہیں۔جاپانیوں کا اپنا طریقہ ہے اور وہ صرف جھکتے ہیں۔ افریقہ میں بھی بعض چیف ہوتے ہیں جو ہاتھ نہیں ملاتے اور دوسروں کی موجودگی میں کھانا بھی نہیں کھاتے۔تو ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ غلط ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر میں ملکی قوانین پر عمل کرنے والا ہوں۔اگر میں اپنے ملک سے پیار کرتا ہوں۔اگر میں ملک کی ترقی کے لئے بھرپور کوشش کررہا ہوں اور اس کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتیں اور قابلیتیں بروئے کار لا رہا ہوں تو مجھے ایک ایسا شخص نہیں سمجھا جائے گا جو اس معاشرے کا حصہ نہیں بن رہا۔ملک کے ساتھ وفاداری ظاہر کرنے کے لئے عورتوں کے ساتھ ہاتھ ملانا یا شراب پینا ضروری نہیں ہے۔ بہت سارے عیسائی ہیں جو شراب نہیں پیتے یا شراب خانوں میں نہیں جاتے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ معاشرے کا حصہ نہیں ہیں۔ یہودیوں میں عورتوں کو مردوں کے ساتھ ہاتھ ملانے کی ممانعت ہے۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ وہ اس پر عمل نہیں کرتے۔اگر یہی حرکت کوئی یہودی کرتا تو آپ اس کو اتنا بڑا مسئلہ نہ بناتے اور اس کے خلاف بولنے والے کو anti semitism کا نام دے دیتے۔لیکن چونکہ یہ کسی مسلمان نے کیا ہے اس لئے سب پریشان ہوگئے ہیں۔

❁......نمائندہ نے کہا کہ آپ **Radical Islam اور عورتوں سے ہاتھ ملانا یا نہ ملانا اس طرح کے سوالات سے تھک گئے ہوں گے۔**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اسلام کو radical کہنا یا اسلام کا radical ہونا ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ اس سے دنیا کا امن خراب ہورہا ہے۔اگر کوئی سویڈش مسلمان radicalise ہوتا ہے تو یہ صرف سویڈن کے لئے پریشان کُن نہیں بلکہ وہ دنیا کے کسی بھی ملک کے لئے خطرہ ہے۔جیسا کہ یہاں سے ایک سویڈش برسلز میں گیا تھا۔پس اگر مالمو میں ایک شخص radicalise ہوتا ہے تو وہ صرف مالمو کے لئے نہیں بلکہ پوری دنیا کے لئے خطرہ ہے۔اگر کوئی جنوبی افریقہ یا جنوبی امریکہ میں radicalise ہوتا ہے تو وہ دنیا کے ہر ملک کے لئے خطرہ ہے۔اگر کوئی ایران، اردن، سیریا یا مصر میں radicalise ہوتا ہے تو وہ ساری دنیا کے لئے خطرہ ہے۔تو یہ ایک بہت بڑا مسئلہ ہے اور اس کو مختلف طریق سے حل کرنا ہوگا۔اس لئے اس کا ہاتھ ملانے والے مسئلہ کے ساتھ مقابلہ نہیں کرسکتے۔سیاستدانوں نے اس مسئلہ کو صرف اور صرف لوگوں کی توجہ پھیرنے کے لئے اُٹھایا ہے۔

❁......اس کے بعد **نمائندہ نے سوال کیا کہ آپ کا ہم جنس پرستی کے بارہ میں کیا نظریہ ہے؟ اگر کوئی ہم جنس پرست ہو تو وہ اس نئی بننے والی مسجد میں آسکتا ہے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایاہے: قرآن کریم کی نسبت بائبل میں homosexuality پر زیادہ تفصیل سے بات کی گئی ہے۔ اگر آپ حقیقی طور پر عیسائیت پر عمل پیرا ہیں تو آپ اس فعل کو ناپسند کریں گے۔آپ نے قومِ لوط کا نتیجہ بھی دیکھا جنہیں سزا دی گئی اور تباہ کردیئے گئے۔اس کی تفصیل بائبل میں بھی بیان کی گئی ہے۔اگر آپ خدا پر یقین رکھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ بائبل میں جو بھی لکھا ہے سچ ہے تو بائبل کہہ رہی ہے کہ یہ لوگ اپنی بداعمالیوں کے نتیجہ میں تباہ و برباد کردیئے گئے تھے۔پھر اِس زمانہ کے لوگوں کو سزا کیوں نہیں ملے گی؟ دوسری بات یہ ہے کہ اگر کوئی ہم جنس پرست ہے تو کیا ضروری ہے کہ وہ اعلان کرے کہ میں homosexual ہوں؟ اگر کوئی علی الاعلان بھی کہے کہ وہ ہم جنس پرست ہے تو ہم اس کو اس مسجد میں آنے سے نہیں روکیں گے۔لیکن اس کے ساتھ ہمدردی کرتے ہوئے ہم اس کو یہ ضرور بتائیں گے کہ اس کو اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنی چاہئے ورنہ قرآن اور بائبل کی تعلیمات کے مطابق اسے خدا تعالیٰ کی طرف سے عذاب اور سزا ملے گی۔اب تو ماہرِ نفسیات بھی یہ تسلیم کررہے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ایک نفسیاتی بیماری ہے جس کا علاج موجود ہے۔مگر homosexuality کے متعلق بنائے جانے والے قوانین کی وجہ سے وہ خاموش ہیں۔ دیکھیں کہ جب یہ قوانین نہیں بنے تھے اس وقت بھی homosexual موجود تھے مگر ایسے لوگ صرف وہی تھے جنہیں بچپن میں کوئی نفسیاتی مسئلہ تھا جس کی وجہ سے وہ ایسے بن گئے۔مگر مختلف اسمبلیوں کی طرف سے قوانین کے پاس ہونے کے بعد ایسے لوگ بھی جنہیں بچپن میں کوئی نفسیاتی مسئلہ نہیں تھا وہ بھی ان ہم جنس پرستوں کے زیرِ اثر

آرہے ہیں اور صرف اور صرف شہوت کی خاطر اس طرف آرہے ہیں۔اگر آپ homosexuals کا ڈیٹا دیکھیں تو آپ کو پتہ چلے گا کہ لوگوں کو چالیس یا پچاس سال کے قریب جا کر مسائل پیدا ہونے شروع ہوجاتے ہیں اور وہ اس وقت اپنے پارٹنر کو چھوڑنا چاہتے ہیں۔بعض جو بڑی عمر میں homosexual کلب وغیرہ میں شامل ہوتے ہیں ان میں سے بعض شادی شدہ بھی ہوتے ہیں جن کی بیویاں بھی پریشان ہوتی ہیں اور کہتی ہیں کہ ان لوگوں نے ہماری شادی شدہ زندگی برباد کردی ہے۔ایسے لوگوں نے پہلے کبھی homosexuality کی طرف جانے کا سوچا بھی نہیں ہوتا لیکن اب صرف اور صرف اپنی شہوانیت کی خاطر homosexual clubs میں جانے لگ گئے ہیں۔

❁......اس پر اخباری نمائندہ نے کہا کہ یہ تو صرف ان لوگوں کے لئے ہے جو مذہب کو مانتے ہیں۔لیکن بہت سارے لوگ تو مذہب کو مانتے ہی نہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں بعض ایسے ہم جنس پرستوں کو جانتا ہوں جو مسلمان ہیں۔جب میں نے انہیں کہا کہ اپنا علاج کروائیں تو وہ علاج سے ٹھیک ہوئے۔انہوں نے homosexual پارٹنر سے اپنی نفسانی خواہشات پوری کرنا چھوڑ دیا اور پھر عورت سے شادی کی اور اب وہ عورت کے ساتھ تعلق قائم کر کے خوش ہیں۔

❁...... اخباری نمائندہ نے کہا کہ پھر آپ کا ایسے لوگوں کے بارہ میں کیا خیال ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مَیں تو ایسے لوگوں کے ساتھ ہمدردی رکھتا ہوں۔جب مجھے پتہ ہے کہ خدا تعالیٰ ایسے لوگوں کو سزا دے گا تو مَیں ان کے ساتھ ہمدردی کی وجہ سے انہیں سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں اور میں ایسے لوگوں سے نفرت نہیں کرتا۔اگر ان میں سے کوئی ہماری مسجد میں آکر دعا کرنا چاہے تو وہ آسکتا ہے۔ مَیں ان کو مسجد آنے سے نہیں روکوں گا۔

حضور انور **ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** اگر آپ homosexual نہیں ہیں اور مخالف جنس کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں تو کیا آپ سڑکوں پر آکر یہ تعلق قائم کرتے ہیں؟ یا پھر اعلان کرتے پھرتے ہیں کہ میں نے یہ تعلق قائم کرنا ہے۔اگر آپ اعلان نہیں کر رہے تو پھر homosexuals کے بارے میں اتنا شور مچانے کی کیا ضرورت ہے؟ کوئی بھی یہ نہیں کہتا کہ میرا اپنی بیوی یا اپنی دوست یا partner کے ساتھ جنسی تعلق قائم کرنے کا حق ہے اور میں قائم کرتا ہوں۔اس کا کہیں بھی اعلان نہیں ہوتا یا کسی اخبار میں کوئی خبر نہیں چھپتی۔

❁......اس کے بعد نمائندہ نے سوال کیا کہ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ جدید معاشرے کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالے؟

اس پر حضور انور **ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** میرا یقین ہے کہ مذہب اپنی تعلیمات پر عمل پیرا کرانے کے لئے آتا ہے نہ کہ دوسروں کے خیالات اور روایات پر عمل پیرا ہونے کے لئے۔تمام انبیاء اسی وقت آئے جب روحانیت پست ہوگئی تھی۔ اور یہی حال اب ہے۔آجکل ہم لوگ دنیا کی طرف حد سے زیادہ مائل ہو چکے ہیں۔روحانیت اور مذہب اندھیرے کا شکار ہو چکے ہیں۔اس کے بارہ میں کوئی نہیں سوچتا۔یہ صرف جماعتِ احمدیہ ہی ہے جو کہتی ہے کہ ہمیں تمام بنی نوع انسان کو ان کے خالق کے قریب کرنا ہے تاکہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی ہو سکے۔پس مَیں تو ہر ایک کے ساتھ ہمدردی رکھتا ہوں۔مَیں کسی شخص سے نفرت نہیں کرتا۔اگر میں کسی چیز کو ناپسند کرتا ہوں تو وہ کسی شخص کا کوئی فعل ہوتا ہے نہ کہ وہ شخص۔اگر کوئی چور ہے یا قاتل ہے تو میں اس کے اُس فعل کو سخت ناپسند کرتا ہوں مگر اس شخص کو ناپسند نہیں کرتا۔میں ایسے شخص کے لئے دعا کرتا ہوں کہ وہ اپنی اصلاح کرے اور تمام برے کاموں سے توبہ کرے۔یہی میرا مذہب ہے اور اسی مذہب کو ہم نے پھیلانا ہے۔اور قرآن کریم کہتا ہے کہ مذہب میں کوئی جبر نہیں۔اگر آپ اس کو مانتے ہو تو بہت اچھی بات ہے۔اگر نہیں مانتے تو آپ کی مرضی ہے۔آپ آزاد ہیں۔تاہم اس کے ساتھ ساتھ ہم سب انسان ہیں۔ ہم کسی بات کو مانتے ہیں یا اسے ردّ کرتے ہیں مگر بحیثیت انسان ہم سب کو دوستانہ ماحول میں ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر رہنا چاہئے اور معاشرے کی ترقی کے لئے کام کرنا چاہئے۔

❁......اس کے بعد اخباری نمائندہ نے کہا کہ اخبارات میں آپ کو Muslim Pope بھی کہا جاتا ہے۔اس کے بارے میں آپ کیا کہیں گے؟

اس پر حضور انور **ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** اگر آپ مجھے Muslim Pope کہنا چاہتے ہیں تو آپ کی مرضی ہے۔اگر میں اپنی اصطلاح استعمال کروں تو میں کیتھولک pope کو Christian Caliph کہوں گا۔ (یہ تو صرف اصطلاح ہے۔)

❁......اس اخباری نمائندہ نے آخری سوال پوچھا کہ کیا آپ کیتھولک پوپ سے مل چکے ہیں؟

اس پر حضور انور **ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شکریہ ادا کیا۔